www.urduchannel.in

مثنوی

موعظۂ آرائش معشوق

شاہ مبارک آبرو

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

مرتّبہ

ظفر احمد صدیقی

پروفیسر، شعبۂ اردو

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

اردو چینل ڈاٹ اِن کی پیشکش

ناشر: شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی

www.urduchannel.in

© شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی

Masnavi Mauzzaye Mashooq

by

Shah Mubarak Abroo

Edited by

Professor Zafar Ahmed Siddiqui

Published	:	**July, 2013**
Price	:	**Rs. 50/-**
Publisher	:	**Dept. of Urdu, University of Mumbai**
Quantity	:	**Four Hundred**

کتاب کا نام	:	مثنوی موعظۂ آرائش معشوق
مرتب	:	پروفیسر ظفر احمد صدیقی، شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
اشاعت	:	جولائی ۲۰۱۳ء
قیمت	:	50 روپے
ناشر	:	شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی، کالینا، سانتا کروز (ایسٹ) ممبئی۔ ۹۸
تعداد	:	چار سو
تزئین و طباعت	:	اردو چینل، گجانن کالونی، گوونڈی، ممبئی۔ ۴۰۰۰۴۳

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

مندرجات

❍	ابتدائیہ پروفیسر صاحب علی	....	5
❍	مقدمہ	....	7
❍	مثنوی موعظۂ آرائشِ معشوق (متن)	....	17
❍	توضیحات	....	31
❍	فرہنگ	....	33
❍	ضمیمہ: عکس نسخۂ ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری، کولکاتہ	....	37

❍❍❍

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

ابتدائیہ

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی نے وزارت برائے ثقافت کے ذریعے قائم کیے گئے National MIssion for Manuscripts, New Delhi[NMM] کے اشتراک سے اردو، فارسی اور عربی مخطوطہ اور کتبہ شناسی کے موضوع پر دو کامیاب ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ پہلا ۲۱/روزہ بیسک لیول کا ورکشاپ ۲۰۱۲ء میں اور دوسرا ۳۰/روزہ ایڈوانس لیول ورکشاپ ۲۰۱۳ء میں (۱۸/اپریل سے ۲۲/مئی تک) ہوا۔ ان ورکشاپس کے انعقاد میں شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کو ملک کی دیگر یونیورسٹیوں کے شعبۂ اردو پر فضیلت حاصل ہے۔ شعبے کی جانب سے منعقدہ پہلے ورکشاپ کے بعد ملک کی دیگر یونیورسٹیوں کے شعبۂ اردو نے بھی اس طرز کے ورکشاپس کا انعقاد کیا۔

ان ورکشاپس میں اردو کے علاوہ عربی اور فارسی زبان کے مخطوطات اور کتبات سے متعلق گراں قدر معلومات دی گئیں۔ ملک کے مختلف گوشوں سے تشریف لائے ماہرین نے مخطوطہ اور کتبہ شناسی سے متعلق تکنیکی اور علمی معلومات کے علاوہ ان زبانوں کے مخطوطات کی تدوین اور ترتیب سے متعلق مختلف نکات پر بھی اہم معلومات سے شرکائے ورکشاپ کو فیض یاب کیا۔

۳۰/روزہ ورکشاپ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں ماہرین کی مدد سے شرکائے ورکشاپ کو تین مخطوطے ایڈٹ کرنے تھے۔ ایڈٹ کیے گئے مخطوطات کی اشاعت بھی پروگرام میں شامل تھی۔ لہٰذا اس ورکشاپ میں پہلا مخطوطہ ''موعظۂ آرائش معشوق'' جو اردو کے معروف کلاسیکی

شاعر شاہ مبارک آبرو کی غیر مطبوعہ مثنوی ہے، اسے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ظفر احمد صدیقی نے اپنی رہنمائی میں شرکا سے ایڈٹ کروایا۔ علاوہ ازیں انھوں نے اس ایڈٹ شدہ مخطوطے کی تدوین وتصیح کی ،ضروری حواشی اور مآخذات کا اندراج کیا اور مشکل الفاظ کی فرہنگ اور توضیح لکھی۔ اس کے ساتھ اس ایڈٹ شدہ متن پر ایک عالمانہ مقدمہ بھی تحریر کیا، جس کی وجہ سے مثنوی ''موعظۂ آرائش معشوق'' کے اس ایڈٹ شدہ متن کی افادیت میں اضافہ ہوا۔

مثنوی کے ایڈٹ شدہ متن کے ساتھ اس کتاب میں دیوان آبرو، نسخۂ فورٹ ولیم کالج میں شامل مثنوی موعظۂ آرائش معشوق کا عکس بھی بطورِ ضمیمہ شامل کیا گیا ہے تا کہ قارئین اُس دیدہ ریزی اور جاں سوزی سے واقف ہوسکیں جس سے فاضل مرتب گزرے ہیں۔ دیوان آبرو کے عکس کو شامل کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں متون اہلِ نظر کے سامنے ہوں اور کسی وجہ سے کہیں کچھ سہو ہو گیا ہو تو اُسے آئندہ اشاعت میں درست کیا جا سکے۔

قدیم متون کی ترتیب وتدوین یقیناً جگر پاشی اور دقتوں بھرا کام ہے۔ پروفیسر ظفر احمد صدیقی نے اس کام کے لیے ہماری درخواست کو جس خندہ پیشانی سے قبول کیا اس کے لیے ہم ان کے ممنون و مشکور ہیں۔ اس کے علاوہ اس ورکشاپ کے انعقاد میں National Mission fo Manuscript, New Delhi کا بھرپور عملی تعاون شامل رہا ہے لہٰذا NMM کا شکریہ ادا کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

کسی غیر مطبوعہ مخطوطے کی ترتیب وتدوین ایک طرح سے اُس کتاب کے دوسرے جنم کے مترادف ہے۔ اب جبکہ یہ کتاب شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ تحقیق وتدوین کے شائقین اور اپنے علمی وادبی ورثے سے محبت کرنے والوں کے لیے یہ کتاب یقیناً کارآمد ثابت ہوگی۔

پروفیسر صاحب علی
صدر شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

مقدمہ

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

آبرو شمالی ہند کے دورِ اوّل کے غزل گویوں میں سرِ فہرست ہیں۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق اُن کا دیوان اس عہد کا سب سے قدیم اردو دیوان ہے، لیکن بہت سے مشاہیر کی طرح آبرو کے اکثر و بیشتر سوانحِ زندگی بھی پردۂ خفا میں ہیں۔ سب سے قدیم تذکرہ جس میں ان کا ترجمہ قلم بند کیا گیا ہے، بندرابن داس خوشگو کا ''سفینۂ خوشگو'' (۱۱۴۷ھ) ہے۔ اس کے مصنف سے آبرو کے ذاتی روابط تھے۔ تاہم وہ آبرو کے نام یا ولدیت کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے۔ عرف (شاہ مبارک) اور تخلص کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ وطن اور نسب کے بارے میں صرف یہ بتاتے ہیں کہ گوالیار کے پیرزادوں میں تھے۔ وہ یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ آبرو، سراج الدین علی خاں آرزو (۱۰۹۹ھ۔۱۱۶۹ھ) کے شاگرد تھے۔[1]

''سفینۂ خوشگو'' کے بعد دوسرا قدیم ماخذ میر تقی میر (۱۱۳۵ھ۔۱۲۲۵ھ) کا ''نکات الشعرا'' (۱۱۶۵ھ) ہے۔ میر کی آبرو سے ملاقات تو نہیں ہوئی، لیکن ان کا آبرو سے قریب العہد ہونا، ہر قسم کے شک وشبہے سے بالاتر ہے۔ خوشگو کی طرح آبرو کی ولدیت کے بارے میں میر بھی خاموش ہیں۔ البتہ وہ یہ ضرور بتلاتے ہیں کہ ان کا نام نجم الدین تھا۔ وطن کے بارے میں وہ خوشگو کے ہم نوا ہیں اور نسب کے بارے میں ان کی معلومات پر اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[1] سفینۂ خوشگو، مرتبہ عطا کاکوی، پٹنہ ۱۹۵۹ء، ص: ۱۹۵۔۱۹۶

''نبیرۂ حضرت محمد غوث گوالیاری است۔'' خوشگو نے باوجود معاصرت ان کی صورت وسیرت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، لیکن میؔر بتاتے ہیں کہ وہ یک چشم، شوخ طبع اور مستغنی مزاج تھے۔ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ آبؔرو ابتدائے جوانی ہی میں دہلی آ گئے تھے اور انھوں نے شعر وسخن کی مشق یہیں بہم پہنچائی۔ خوشگو کی طرح میؔر نے بھی انھیں آرزؔو کا شاگرد لکھا ہے۔[۲]

سید فتح علی گردیزی (ف ۱۲۱۴ھ) کا ''تذکرۂ ریختہ گویاں'' نکات الشعرا کے معاً بعد وجود میں آیا ہے۔ موصوف نے آبؔرو کے ترجمے میں ایک کام کی بات یہ بتائی ہے کہ وہ شاہی ملازمت کے تعلق سے ایک مدت تک مولفِ تذکرہ کے والد سید عوض علی کے ہمراہ نارنول میں بھی قیام پذیر رہے ہیں۔[۳]

قیام الدین قائؔم چاند پوری (ف ۱۲۰۸ھ) میؔر کے ہم عصر ہیں۔ ان کے تذکرہ ''مخزنِ نکات'' کا شمار بھی شعرائے اردو کے ابتدائی اور بعض حیثیتوں سے اہم تذکروں میں کیا جاتا ہے، لیکن آبؔرو کے سلسلے میں میؔر کے بیانات پر انھوں نے کوئی قابلِ ذکر اضافہ نہیں کیا ہے۔ البتہ انتخابِ کلام میں میؔر نے آبؔرو کے ۴۷ اور قائؔم نے ۵۲ شعر پیش کیے ہیں، جن میں صرف ۲۲ شعر دونوں کے یہاں مشترک ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قائؔم کے سامنے آبؔرو کا دیوان یا کوئی بیاض ضرور موجود تھی۔[۴]

میر حسن (ف ۱۲۰۱ھ) کے ''تذکرۂ شعرائے اردو'' (۱۱۸۴ھ) قدرت اللہ شوؔق سنبھلی (ف ۱۱۴۴ھ) کے ''طبقات الشعرا'' (۱۱۸۹ھ) اور میر غلام حسین شورؔش عظیم آبادی (ف ۱۱۹۵ھ) کے ''رموز الشعرا'' (۱۱۹۱ھ) میں بھی آبؔرو کا تذکرہ موجود ہے، لیکن ان کی سوانح کے سلسلے میں کسی نے بھی میؔر یا گردیزی کے بیان پر کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔

۲۔ نکات الشعرا، مرتبہ پروفیسر محمود الٰہی، یوپی اردو اکادمی، لکھنؤ، ص: ۳۰۔۳۳

۳۔ تذکرۂ ریختہ گویاں، مرتبہ مولوی عبدالحق، انجمن ترقی، اورنگ آباد ۱۹۳۲ء، ص: ۸

۴۔ مخزنِ نکات، مرتبہ ڈاکٹر اقتدار حسن، ترقی ادب لاہور، طبع اوّل ۱۹۶۶ء، ص: ۳۴۔۴۳

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

ان سب کے برخلاف غلام ہمدانی مصحفیؔ (ف ۱۲۴۰ھ) نے تأخرِ زمانی کے باوجود ''تذکرۂ ہندی'' (۱۲۰۹ھ) میں بعض نئی اطلاعات فراہم کی ہیں۔ایک تو یہ کہ آبروؔ کے چہرے پر داڑھی تھی اور وہ ہاتھ میں عصا رکھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ آبروؔ کی موت طبعی طور پر نہیں ہوئی، بلکہ گھوڑے کی دولتّی کے سبب وہ موت سے ہم کنار ہوئے۔ آبروؔ کے اشعار کا انتخاب بھی انھوں نے سابقہ تذکروں کے بجاے خود ان کے دیوان سے کیا ہے۔[۵]

خوشگو نے آبروؔ کی تاریخِ وفات ۲۴/رجب ۱۱۴۶ھ بتائی ہے۔اس کی تائید شاکر ناجیؔ کے مصرعِ تاریخ،[۶] رائے سناتھ سنگھ بیدارؔ کے قطعۂ تاریخ،[۷] لچھمی نرائن شفیقؔ اورنگ آبادی اور خیراتی لال بے جگر کے بیانات [۸] سے بھی ہوتی ہے۔اس لیے اسے قطعی سمجھنا چاہیے۔خوشگو یہ بھی لکھتے ہیں کہ آبروؔ کی تدفین دہلی میں سید حسن رسول[۹] کے مزار کے نزدیک ہوئی۔

مصحفیؔ کا بیان ہے کہ انتقال کے وقت آبروؔ کی عمر پچاس سے متجاوز رہی ہوگی۔اس بنیاد پر قاضی عبدالودود نے اُن کا سالِ ولادت ۱۰۹۵ھ متعین کیا ہے۔[۱۰] ڈاکٹر جمیل جالبی ۱۰۹۴ھ کو راجح سمجھتے ہیں۔[۱۱] استاذی ڈاکٹر حنیف نقوی کے خیال میں ایسے مواقع پر قطعیت کے ساتھ کسی سنہ کا تعین مناسب نہیں ہے۔

خوشگو، میرؔ، مصحفیؔ اور مذکورہ بالا دوسرے تذکرہ نگاروں نے آرزوؔ سے آبروؔ کی قرابت داری کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔البتہ مرزا علی لطفؔ نے ''گلشنِ ہند''[۱۲] (۱۲۱۵ھ) میر قطب الدین باطنؔ نے ''گلستانِ بے خزاں''[۱۳] نواب مصطفیٰ خاں شیفتہؔ نے ''گلشن بے خار''[۱۴]

۵۔ تذکرۂ ہندی، مرتبہ مولوی عبدالحق، برقی پریس، دہلی، طبع اوّل ۱۹۳۳ء، ص: ۷

۶ و ۷ و ۸۔ بحوالہ تاریخ ادب اردو، جلد دوم، حصۂ اوّل، ڈاکٹر جمیل جالبی، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۱۹۸۴ء، ص: ۲۱۱۔۲۱۲

۹۔ سید حسن رسول نما اور ان کے مزار کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو آثار الصنادید (درگاہ سید حسن رسول نما)

۱۰ و ۱۱۔ تاریخ ادب اردو، جمیل جالبی، جلد دوم، حصۂ اوّل ص: ۲۱۲

۱۲۔ گلشن ہند، مرتبہ مولانا شبلی و مولوی عبدالحق، رفاہ عام پریس، لاہور ۱۹۰۶ء، ص: ۲۵

۱۳۔ گلستان بے خزاں، مطبع نول کشور ۱۸۷۵ء، ص: ۶

۱۴۔ گلشن بے خار، یوپی اردو اکادمی، فوٹو ایڈیشن ۱۹۸۲ء، ص: ۶

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

(۱۲۵۰ھ) اور حکیم سید عبدالحی حسنی (ف ۱۳۴۱ھ) نے ''گل رعنا''[۱۵] (۱۳۴۰ھ) میں ان دونوں کی قرابت داری کی تصریح کی ہے۔ خود آرزو کے بیان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ وہ مجمع النّفائس (۱۱۶۴ھ) میں مولانا نسبتی تھانیسری کے ذکر میں لکھتے ہیں: ''شاہ مبارک آبرو کہ ہم قرابتی وہم شاگردِ فقیر آرزو بود''[۱۶] (شاہ مبارک آبرو، میرے عزیز بھی تھے اور شاگرد بھی۔)

مولوی کریم الدین (۱۸۲۱ء۔۱۸۷۹ء) نے طبقات شعرائے ہند (۱۸۴۸ء) میں آبرو کے تذکرے میں لکھ دیا ہے ''سراج الدین علی خاں آرزو کا یہ بیٹا تھا۔''[۱۷] یہ بداہتہً غلط ہے۔ آرزو اور آبرو کے مابین قرابت کی نوعیت بہ ظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ دونوں کا خاندانی سلسلہ شیخ محمد غوث گوالیاری سے جاملتا ہے۔

نامناسب نہ ہوگا کہ اگر یہاں شیخ محمد غوث گوالیاری کے حالاتِ زندگی مختصراً تحریر کردیے جائیں۔ موصوف سلسلۂ شطّاریہ کے عظیم المرتبت مشائخ میں ہیں۔ اصل نام محمد ہے، شیخ محمد غوث عرفیت ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب پانچ واسطوں سے مشہور صوفی شاعر شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری مصنف ''پندنامہ'' سے جاملتا ہے۔ آپ کی ولادت ۹۰۸ھ میں ہوئی۔ علوم ظاہری اپنے بھائی فریدالدین احمد عطّاری سے حاصل کیے۔ طریقۂ شطّاریہ کی تحصیل حمید بن ظہیر شطاری سے کی۔ بارہ سال تک چنارگڑھ کے جنگلات میں ریاضت ومجاہدات میں مشغول رہے۔ ان کی بزرگی کا شہرہ سن کر ہمایوں نے انھیں اپنے پاس بلالیا تھا۔ جب وہ شیر شاہ سوری کے ہاتھوں شکست یاب ہوکر ایران چلا گیا تو شیخ محمد غوث گجرات چلے گئے۔ یہاں انھوں نے اپنے بارے میں معراج کا دعویٰ کردیا۔ اس پر بڑا ہنگامہ ہوا اور وہ جہاں بھی پہنچے شہر بدر کیے گئے۔ بالآخر شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی کی کوششوں سے یہ ہنگامہ فرو ہوا۔ انھوں نے اکبر کا زمانہ بھی پایا اور اس سے ملاقات بھی کی۔

---

۱۵ گل رعنا۔ سید عبدالحی حسنی، معارف پریس اعظم گڑھ، طبع چہارم ۱۳۷۰ھ ص:۱۰۷

۱۶ مجمع النفائس قلمی، بحوالہ تاریخ ادب اردو، جمیل جالبی، جلد دوم، حصۂ اوّل، ص:۲۳۹

۱۷ طبقات شعرائے ہند، یوپی اردو اکادمی لکھنؤ ۱۹۸۳ء ص:۱۷

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

گوالیار میں شیخ موصوف کی بہت بڑی جاگیر تھی، جس کے محاصل نولاکھ روپے بتائے جاتے ہیں۔ ان کے پاس چالیس ہاتھی اور بے شمار حشم وخدم بھی تھے، موصوف بڑے وجیہہ، باوقار، ایثار پیشہ اور متواضع انسان تھے۔ آپ کی تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) الجواہر الخمسہ (۲) کلید مخازن (۳) الضمائر والبصائر

(۴) بحر الحیاۃ (۵) معراجیہ (۶) کنز الوحدت۔

آپ نے بروز دوشنبہ ۱۷؍رمضان المبارک ۹۷۰ھ کو آگرہ میں وفات پائی اور گوالیار میں مدفون ہوئے۔[۱۸]

اس جگہ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری کے سال وفات (۹۷۰ھ) اور آبرو کے تخمینی سالِ ولادت (۱۰۹۵ھ) کے مابین ایک سو پچیس سال کا وقفہ حائل ہے، اس لیے آبرو شیخ موصوف کے حقیقی پوتے یا پرپوتے نہیں ہوسکتے۔ ہاں چوتھی یا پانچویں پشت میں ان کا خاندانی سلسلہ اُن تک پہنچتا ہوگا۔

آبرو کی علمی استعداد کے بارے میں قدیم تذکرہ نگاروں نے صراحتاً کچھ نہیں لکھا ہے، لیکن خوشگو کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فارسی سے بخوبی واقف تو تھے ہی، اس میں شعر گوئی کی صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آبرو کے کلام میں ہندی الاصل الفاظ بہ کثرت نظر آتے ہیں۔ ممکن ہے وہ اس زمانے کے بعض دوسرے اہلِ ذوق حضرات کی طرح بھاکا سے بھی واقف رہے ہوں۔

عربی زبان سے آبرو کی واقفیت کی کوئی قطعی شہادت تو موجود نہیں، لیکن انھوں نے اپنے کلام میں عربی کے بعض ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں، جو اردو میں عام طور پر مستعمل نہیں۔ مثلاً:

زاہدوں کے تئیں اگر ہوتا جو اک مقدار علم — چھوڑ کر شملےکوں، کیوں ہوتے وے اصحاب الشمال

کرتا ہوں اس کی عقل پر افسوس، ہاتھ مل — جو برگِ گل کہے تری انکھیوں کو فی المثل

عشق کی آتش میں بے شک معجزہ عیسیٰ کا ہے — زندہ اس کے دم سے ہو ہے شمع، جوں عظمِ رمیم

یارو! خدمت گار خاں خوجوں کے بیچ ہے تو مستثنیٰ و لیکن منقطع

[۱۸] نزہتہ الخواطر، سید عبدالحی حسنی، جلد چہارم، دائرۃ المعارف، حیدرآباد ۱۹۷۳ء، ص: ۲۹۳۔۲۹۵

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

اصحاب الشمال، فی المثل، عظیم رمیم اور مستثنٰی منقطع جیسے الفاظ خالص عربی ہیں اور اردو میں کم استعمال ہوئے ہیں۔ لہٰذا محمد حسین آزاد کا یہ کہنا درست معلوم ہوتا ہے کہ ''کلام سے ایسا تراوش ہوتا ہے کہ صرف ونحو عربی کی جانتے تھے اور مسائل علمی سے بے خبر نہ تھے۔''[۱۹] آبرو کی ایک مثنوی سے بھی ان کے مذہبی عقائد اور علمی استعداد کا اندازہ ہوتا ہے۔[۲۰]

دیوانِ آبرو کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں موسیقی اور موسیقاروں سے خاص لگاؤ تھا۔ ممکن ہے کہ اس فن میں وہ کچھ دخل بھی رکھتے ہوں۔ اس ضمن میں بعض اشعار ملاحظہ ہوں:

سب گائنوں کے کیوں نہ میاں ہوں، وے آبرو
سُر، جن کا ہو غلام، سدا راگنی، سُریت

سنا ہے جب سیں ترے مکھ سیں راگ ساگر کوں
بھرا ہے اشک سیں، تب آبرو نیں تال جمال

سات آسماں کے اوپر کرتے ہیں سیر بیٹھے
جس وقت سادھنا میں تم گاوتے ہو سُرگم

محمد حسین آزاد نے آبِ حیات میں آبرو اور مرزا مظہر جان جاناں (ف ۱۱۹۵ھ) کے مابین جس شاعرانہ نوک جھونک کا ذکر کیا ہے، اس کا ماخذ سعادت خاں ناصر (ف مابین ۱۲۷۲ھ۔۱۲۸۸ھ) کا ''خوش معرکۂ زیبا'' (۱۲۶۲ھ) ہے۔[۲۱] یہ تذکرہ اگرچہ قدیم العہد نہیں، لیکن اسی طرح کا ایک اور قصہ حمید اورنگ آبادی کے ''گلشن گفتار'' (۱۱۶۵ھ) میں بھی مندرج ہے۔[۲۲] اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آبرو اور مرزا مظہر کے درمیان معاصرانہ چشمک کی بات سرے سے بے اصل نہیں۔

---

۱۹ آبِ حیات، یوپی اردو اکادمی، فوٹو ایڈیشن ۱۹۸۲ء، ص: ۹۲

۲۰ اس مثنوی کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

کروں ہوں میں شروع اس کے نام   جس نے پیدا کیے ہیں خاص و عام

۲۱ خوش معرکہ زیبا، مرتبہ مشفق خواجہ، ترقیِ ادب لاہور ۱۹۷۰ء، ص: ۱۳۲

۲۲ بحوالہ شعرائے اردو کے تذکرے، پروفیسر حنیف نقوی، طبع دوم، لکھنؤ ۱۹۹۸ء ص: ۲۱۴

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

ڈاکٹر جمیل جالبی نے چمنستان شعرا، مجموعۂ نغز اور نکات الشعرا کے حوالے سے آبرو کے تلامذہ میں عبدالوہاب یکرو، سبحان، محمد محسن فدوی، سید غلام غلام، شہاب الدین ثاقب، محمد عارف عارف اور میر سجاد اکبر آبادی کے نام شمار کرائے ہیں۔[۲۳] یکرو اور سجاد کے دواوین پروفیسر شمیم احمد نے پٹنہ سے شائع کر دیے ہیں۔

(۲)

شاہ مبارک آبرو اصلاً غزل کے شاعر ہیں، لیکن انھوں نے دیگر اصنافِ سخن میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ مثلاً رباعی، مستزاد، مخمس، واسوخت، ترجیع بند، مرثیہ اور مثنوی وغیرہ۔ ان کی مثنویوں میں پیش نظر مثنوی کا ذکر تذکرہ نگاروں نے خاص طور پر کیا ہے۔ چنانچہ قائم ''مخزنِ نکات'' میں لکھتے ہیں:

> بعالم حسن پرستی اشتہارِ تمام [می] داشت۔ چنانچہ مثنوی صدو پنجاہ بیت در بابِ تعلیمِ آرائشِ خوبانِ روزگار... موزوں کردہ است۔[۲۴]
>
> (عالمِ حسن پرستی میں شہرتِ تمام رکھتے تھے۔ چنانچہ حسینانِ روزگار کی آرائش کی تعلیم کے سلسلے میں ایک سو پچاس اشعار کی مثنوی.. موزوں کی ہے۔)

اسی طرح مولوی کریم الدین (ف ۱۸۷۹ء) ''طبقات شعرائے ہند'' (۱۸۴۸ء) میں رقم طراز ہیں:

> اور مثنویات اُس کی میں سے خصوصاً مثنوی موعظۂ آرائش معشوق قابلِ انتخاب ہے۔[۲۵]

دیوانِ آبرو کے قلمی نسخے ملک اور بیرون ملک کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ان میں سے درج ذیل ہماری نظر سے گزرے ہیں:

---

۲۳ تاریخ ادب اردو۔ جمیل جالبی، جلد دوم، حصۂ اوّل، ص: ۲۳۲

۲۴ مخزن نکات، قائم چاند پوری۔ مرتبہ مولوی عبدالحق، انجمن ترقی اردو، اورنگ آباد ۱۹۲۹ء، ص: ۱۴

۲۵ طبقات شعرائے ہند، ص: ۷۱۔ شفیق اورنگ آبادی نے بھی اس مثنوی کا ذکر کیا ہے (چمنستانِ شعرا ص: ۹)

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

۱۔ نسخۂ انجمن ترقی اردو، پاکستان، کراچی (اب یہ نسخہ نیشنل میوزیم، کراچی میں منتقل ہوگیا ہے۔)

۲۔ نسخۂ مسافر میموریل لائبریری، پٹیالہ

۳۔ نسخۂ کنگس کالج لائبریری، کیمبرج، انگلستان

۴۔ نسخۂ رضا لائبریری، رام پور

۵۔ نسخۂ خدا بخش لائبریری، پٹنہ

۶۔ نسخۂ ایشیاٹک سوسائٹی، لائبریری، کلکتہ

یہ عجیب بات ہے کہ پیش نظر مثنوی دیوانِ آبرو کے مذکورالصدر نسخوں میں عام طور پر شامل نہیں، بلکہ صرف مؤخرالذکر یعنی ایشیاٹک سوسائٹی، کلکتہ کے نسخے میں موجود ہے، لیکن نسخۂ کلکتہ کا کاتب بہت غلط نویس ہے۔ وہ اشعار اور مصرعوں کو ناموزوں بنا دیتا ہے اور بسا اوقات متن میں الفاظ گھٹا یا بڑھا دیتا ہے نیز تصحیف و تحریف کی ہر صورت روا رکھتا ہے، لیکن چونکہ یہ مثنوی کسی اور نسخے میں موجود نہیں، اس لیے نسخۂ کلکتہ سے استفادے کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں۔ اس صورت حال کی بنا پر مثنوی کے متن، اس کے مختلف اجزا اور اشعار کی ترتیب وغیرہ کے سلسلے میں اس نسخے پر اعتماد کیا گیا ہے۔

نسخۂ کلکتہ کے سرورق کی پیشانی پر بائیں طرف کج انداز میں ''دیوانِ آبرو'' لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد انگریزی حروف میں ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کی بیضوی مہر ثبت ہے۔ درمیان میں قدرے جلی خط میں یہ عبارت تحریر ہے: ''کتاب دیوانِ آبرو بزبان ہندی واقعہ سلخ ربیع الاوّل ۱۲۱۹ ہجری دیدہ شد۔'' اس کے نیچے کوئی اور مہر بھی تھی جسے سیاہی سے چھپا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد فورٹ ولیم کالج کی مہر ہے جس میں پہلے اردو، اس کے بعد دیوناگری اور سب سے نیچے بنگالی میں ''کتاب کالج فورٹ ولیم'' لکھا ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ پہلے فورٹ ولیم کالج کی ملکیت تھا۔ صفحے کے آخر میں ایشیاٹک سوسائٹی کی انگریزی مہر دوبارہ لگائی گئی ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

نسخۂ کلکتہ کا آغاز ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے بعد ذیل کے شعر سے ہوتا ہے:

آیا ہے صبح نیند سے اُٹھ رسمسا ہوا　　جامہ گلے میں رات کا پھولوں بسا ہوا

اس نسخے کا ترقیمہ حسب ذیل ہے:

''تمت بالخیر بعون الملک الوہاب۔ بتاریخ بیست ہفتد ہم شہر ذی الحجہ بروز جمعہ بوقت سپہری جلوس میمنت شاہ عالم بادشاہ غازی تحریر یافت۔''

نسخۂ کلکتہ ایک سو تین (۱۰۳) اوراق پر مشتمل ہے۔ زیر بحث مثنوی اس کے ورق ۸۲۔الف سے شروع ہو کر ۹۰۔الف پر ختم ہوتی ہے۔ اس مثنوی پر کوئی عنوان نہیں ہے۔ مولوی کریم الدین نے اسے مثنوی موعظۂ آرائش معشوق کہا ہے۔ لہٰذا پیش نظر ترتیب میں یہی نام اختیار کر لیا گیا ہے۔

سر سالار جنگ میوزیم لائبریری، حیدرآباد میں 'فن کلیات و دواوین' نمبر کتاب ۱۲۶ کے تحت ''مجمع الاشعار و ادعیہ و مسائل متفرقہ قلمی'' کے عنوان سے ایک بیاض محفوظ ہے۔ اس میں آبرو کی بعض غزلیات وغیرہ کے علاوہ زیر بحث مثنوی کا ایک انتخاب بھی ''مثنوی آبرو'' کے نام سے شامل ہے۔ دیوان آبرو نسخۂ کلکتہ کے علاوہ مذکورالصدر بیاض سے بھی اس مثنوی کی ترتیب و تصحیح میں مدد لی گئی ہے۔

نسخۂ کلکتہ کا خط شکستہ اور کاتب غلط نویس ہے، تاہم پوری کوشش کی گئی ہے کہ متن کو حتی الامکان صحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے بیاض سے بھی مدد لی گئی ہے اور قیاسی تصحیح سے بھی کام لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود بعض مقامات حل نہیں ہو سکے ہیں۔ یا تو اس لیے کہ متن ناخوانا ہے، یا اس لیے کہ کاتب نے صرف ایک مصرع نقل کیا ہے اور دوسرا چھوڑ دیا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں قلّابین کے درمیان نقطے لگا دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مثنوی کی ترتیب میں جن امور کا لحاظ رکھا گیا ہے، وہ مختصراً درج ذیل ہیں:

- اصولِ تدوین کے مطابق قدیم روش کتابت کو جدید روشِ کتابت سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

- قیاسی تصحیحات کو قُلّاً بین [ ] کے درمیان رکھا گیا ہے۔
- سہو کاتب یا اغلاط کتابت کو حواشی میں درج کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔ البتہ بامعنی اختلافِ نُسخ کی حواشی میں نشان دہی کر دی گئی ہے۔
- بعض الفاظ کے تلفّظ یا اِملا وغیرہ کے سلسلے میں ''توضیحات'' کا عنوان قائم کر کے الگ سے حواشی لکھے گئے ہیں۔ ان حواشی میں الفاظ وکلمات کے ذکر میں حروفِ تہجی کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی قوسین میں اشعار کے نمبر بھی درج کر دیے گئے ہیں، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لفظ کہاں استعمال ہوا ہے۔
- نامانوس الفاظ کے لیے ایک ''فرہنگ'' بھی مرتب کر دی گئی ہے۔ ان الفاظ کی ترتیب بھی ہجائی ہے اور یہاں بھی قوسین میں اشعار کے نمبر لکھ دیے گئے ہیں۔ جن الفاظ کے سلسلے میں ''نوراللغات'' سے استفادہ کیا گیا ہے، وہاں ختم عبارت پر قوسین میں (نور) لکھ دیا گیا ہے۔
- آخر میں نسخۂ کلکتہ سے مثنوی کے اوراق کا عکس بھی شاملِ کتاب کر دیا گیا ہے، تاکہ اہلِ نظر ناخوانا عبارتوں کو حل کر سکیں نیز مرتب کو اس کی کوتاہیوں پر متنبہ کریں۔

اس مثنوی کی اشاعت پروفیسر صاحب علی، صدر شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی کی مساعیِ جمیلہ کی رہینِ منّت ہے۔ میں اس کے لیے ان کا بے حد ممنون ہوں۔ امید ہے کہ یہ کاوش پسندِ خاطرِ اربابِ ذوق ہوگی۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

علی گڑھ | ظفر احمد صدیقی

۲۵/جون ۲۰۱۳ء

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

مثنوی

موعظۂ آرائش معشوق

www.urduchannel.in

ہے سزاوارِ ثنا وہ باکمال　　جلوہ گر جس نے کیا حسن اور جمال
خوبرویوں کو سکھائیں خوبیاں　　ناز کو تعلیم کیں محبوبیاں
عاشق اور معشوق کو پیدا کیا　　ایک کا دل ایک پر شیدا کیا

....

دیکھ قدرت اس کی اے اہل وفاق　　کیا عجب واقع[1] ہوا اک اتفاق
ایک دن میں گھر ستی ہو کر اداس　　سیر کرنے کو اٹھا تھا آس پاس
دیکھتا پھرتا تھا دلّی شہر کو　　کوچہ و بازار و باغ و نہر کو
ناگہاں اک خوب صورت مل گیا　　دیکھتے ہی اس پہ[2] میرا دل گیا
کیا بیاں کریے کہ کیا تصویر تھی　　دل کے حق میں مایۂ تسخیر تھی
چشم و ابرو، رنگ و رو یہ خوب تھا　　عضو عضو اس کا ہر اک محبوب تھا
قد اور قامت نپٹ ترکیب دار　　خوب لگتا تھا بہت دوش و کنار

۱؎ کلکتہ: مج کو کیا واقع

۲؎ کلکتہ: اس کو

کھینچتا تھا دل کے تئیں سر تا بہ پا — دیہہ ساری نرم و رخسارہ صفا
لیکن اپنے حسن سے تھا بے خبر — طور زینت کے بھرے تھے سب مگر
سِر اُپر دستار نامعقول تھی — بر میں جامہ سا نہ تھا اک جھول تھی
ترکِ آرائش کو بوجھا تھا ہنر — چاہنے والے سے کرتا تھا حذر
جو کہ اس کو دیکھتا انکھیاں ملا — اس کے تئیں کہتا بُرا اور بھاگتا[۱]
دیکھ کر دل نے کہا صد حیف ہے — ہے یہ ایسی مے و لے بے کیف ہے[۲]
قصد کر نزدیک میں اس کے گیا — حکمتوں سیتی لیا باتوں لگا
جب ہوا باہم دگر واقع کلام — تب لگا کہنے کہ کیا ہے تیرا نام
تب کہا میں نے اسے، اے نیک خو — کہتے ہیں میرے تئیں کو آبرو[۳]
نام سنتے ہی کیا اٹھ کر سلام — خوش ہوا، ہنس کر لگا کرنے سلام[۴]
آرزو سیتی لگا کہنے کہ ہم — یاد میں رہتے تھے تیری دم بہ دم
بات تیری شہرۂ آفاق ہے — دل ترے اشعار کا مشتاق ہے
مدتوں سے شوق رکھتے تھے ہمن — کچھ عنایت کیجیے اپنے سخن[۵]
بات اپنی کہہ چکا جب وہ تمام — منتہی جب ہو چکا اس کا کلام
تب کہا میں نے کہ یہ میرے سخن — وصف میں خوباں کے ہیں سر تا نین
یا بیاں ہے ان کے رنگ و روے کا — ذکر ہے یا خال و خطّ و موے کا

---

۱ اس شعر کا متن نسخۂ کلکتہ میں مغشوش ہے۔ پیشِ نظر متن بیاض پر مبنی ہے۔
۲ بیاض: تب کہا دل نے کہ اب صد حیف ہے / ہے یہ ایسے میں و یوں بے کیف ہے۔
۳ اس شعر کا متن نسخۂ کلکتہ میں مغشوش ہے۔ پیشِ نظر متن بیاض پر مبنی ہے۔
۴ کلکتہ: کہنے کلام
۵ بیاض: اپنا سخن

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

یا صفت ہے زینت اور پوشاک کی   وصف ہے یا دانش و ادراک کی
یا کہ قصہ ہے ادا و ناز کا   یا فسانہ شوخی و انداز کا
یا طرح ہے ان کے ماند و بود کی   یا طرح اُن کے زیان و سود کی[1]
سو تو وے باتیں تمھیں آتی نہیں   دل میں وے طرحیں تمھیں بھاتی نہیں
پس مرے اشعار کو بوجھوگے کیا؟   لے کے ان بیتوں کو تم سوجھوگے کیا؟

....

سن کے میری بات کو بوجھا تمام   آرزو سے پھر لگا کرنے کلام
کا اے میاں صاحب تم ان طرحوں کے تئیں[2]   دلبری اور ناز کی شرحوں کے تئیں
پیار سے مجھ کو بتا دو ایک ایک   طور خوبی کے سکھا دو ایک ایک
جہل کا بر طرف ہوجاوے خلل   علم ہو تو میں کروں اس پر عمل
تب کہا میں نے کہ میں کہتا ہوں بات   درک کر دل بیچ سب میرے نکات
شاعری موقوف کی میں نے تمام   اب میں سیدھی طرح کرتا ہوں کلام
تجھ سا جو لڑکا کہ وہ بے بوجھ ہو   اس کے دل میں اس طرح کی سوجھ ہو
خوبروئی کی اگر ہے دل میں دُھن   تو سجن تو میری ان باتوں کو سُن[3]
جس طرح کے میں بتاؤں تاؤ بھاؤ   اس طرح اپنے تئیں کو تو بناؤ[4]

....

---

۱ کلکتہ: طرح ہے سب ان کے ماند و بود کی/طور ہے ان کے زیان و سود کی
۲ بیاض: تب کہا اُن نے کہ اِن طرحوں کے تئیں
۳ بیاض: گرچہ معشوقی کا ہے تجھ دل میں دُھن/تو سجن کانوں سے ان باتوں کو سُن
۴ بیاض: طرف کے سب تمام

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

اوّلاً رکھ سِر اُپر پٹّھے مدام   بال رکھ دونوں طرف کے بھی تمام
کان کے آگے سے آدھے سر تئیں   گول رہنے دے، منڈاوے مت کہیں
سر کو پیشانی کے اوپر سے منڈاؤ   کنپٹی پر استرے کو مت چلاؤ
پر تمامی سر پہ رکھنا خوب نھیں   شوخ رنگینوں کا یہ اسلوب نھیں
داروؤں سے روز اپنے بال دھو   یک سرِ مو اس سِتی غافل نہ ہو
دھو کے پھر سکھلا، کنگھی سے صاف کر   تیل دے کے گوندھ رکھ، موباف کر
جس قدر ہوں اس قدر ان کو بڑھاؤ   کھول چھپ کر، ہر کسی کو مت دکھاؤ
بال گوندھے ہوں تو چیرا مت اتار   خوب نھیں لگتے کسی کو زینہار
کھینچ کر جوڑے کے جوں باندھے ہوں جب   دیکھنے میں خوب یہ لگتے ہیں تب

....

اُبٹنے کو لے کے ٹک[1] مکھڑے کو مَل   دھوپ ہو تو گھر سے مت باہر نکل
زعفران اور تیل چنبیلی کا لے   کاٹ کر اس بیچ رس لیموں کا دے
یہ دوا ہر روز استعمال کر   چھیپ جھائیں ہوئے تو فی الحال کر
یہ دوا ہرروز پنڈے کو لگا   رات کو مَل صبح اُٹھ حمّام جا
مَل مِسی دانتوں میں اور ریخیں جما   مَل کے مِسّی بَھوت سی پپڑی جما[2]
سرخ رکھ پانوں سے لب کو دم بہ دم   کر تبسم بیشتر اور بول کم
انکھیوں[3] میں اپنی سجن سرمہ لگا   کم نما رکھ، مت لگاوے بَھوت سا

---

[1] بیاض: اُبٹنے لے کر کے توں
[2] بیاض: مل مسی دانتوں منیں ریخیں جما/ خوشنما کر لب کے تیں بیڑہ جما
[3] کلکتہ: چشم کو اپنی سجن

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

انگلیوں کی پور اُپر منہدی رچا پر ہتھیلی بیچ ہرگز مت لگا

....

دل چھَلا چاہے تو پہن انگشتری زیب دے ہاتھوں کو اے رشکِ پری
شصت اگر خوش رنگ، خوش اسلوب ہو تو انگوٹھے بیچ رکھنا خوب ہو
ہاتھ میں پہنچی پہن تعویذ دار آستیں سیتی رکھ اس کو آشکار
کہربا کی ایک سُمرَن مول لے دانے اس کے آبدار اور گول لے
کربلا کی خاک کا کنٹھا بنا رکھ گلے کے بیچ تو اس کو سدا
ڈنڈ پر جامہ تلے تعویذ باندھ بیچ میں بازو کے کر تجویز باندھ
کربلا کی اک گلے تسبیح ڈال سج بنا اور اپنی چھب تختی نکال[۱]
پاؤں میں سونے کے توڑے بھی پہن کیا مضاقہ ہے گر آتی ہو پھبن

....

گر سجے پھینٹا تو تو سجدار سج جو نہ آوے خوب تو سو بار سج[۲]
آئینے کو دیکھ اور کر دل میں غور پیچ دے ہندوستاں زادوں کے طور
بَھوں سے ٹک پگڑی کا آگا دور رکھ سر کو چاروں طرف سے بھرپور رکھ
سج پہ ہو آگا و پیچھا ٹک بلند اس طرح کی باندھ جو آوے پسند
سج پہ ہو آگا زیادہ کج نہ ہو پاجیوں کی طرح تیری سج نہ ہو[۳]
اس طرح کی باندھ جو ہو خوش نما سر اُپر تیرے لگے [...]

---

۱ اس شعر کا متن نسخۂ کلکتہ میں مغشوش ہے۔ پیشِ نظر متن بیاض پر مبنی ہے۔
۲ بیاض: جب سجے چیرا تو تو سجدار سج / جو نہ آوے خوب تو نکدار سج
۳ یہ شعر نسخۂ کلکتہ میں موجود نہیں۔ بیاض سے اضافہ کیا گیا ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

سوطرح کی پگڑیاں دیکھی ہیں، ہم   لیکن اک پیچے برابر ہوگی کم
جوکہ اک پیچا ہو اپنے بھاؤ پر   سج ہو اپنی دھج میں اک پیچے اُپر
یاکہ اک پیچا نپٹ بلدار باندھ   یاکہ سر پر پشت سے دستار باندھ

....

جامہ زیبی کی طرح تو خوب بوجھ   جس میں لاگے خوب وہ اسلوب بوجھ
چولی اونچی کرٹک اک تو ناف سے   زیب دے دامن کے تیں سنجاف سے
آستیں یکساں، گریباں تنگ ہو   کُھب رہے دیہی ستی یک رنگ ہو
تن سے یکساں ہو نظر کے پیچ میں   چین دھنس جاوے کمر کے پیچ میں (کذا)
گھیر ہو دامن کا نوگز یا کہ دس   اس قدر نیچا کہ ہو زیبا و بس
اس طرح جامے کو اپنے تو سنوار   جس میں چھب تختی لگے ترکیب دار
سونت دامن، آستیں کو خوب چُن   خرچ کر جتنے کہ ہوویں تجھ میں گُن
قادری پہنے تو تکمہ بھی لگاؤ   اس قدر لازم ہے گردن کا تناؤ
جو کہ پہنے سو پہن تو یک تہی   خوشدلوں کو خوب لگتی ہے یہی

....

پھیر پاجامہ پہن مشرو کا تو   اس کے تئیں مغزی لگا کر پھر تو (کذا)
نا بہت ہو تنگ وہ اور نا کشاد   معتدل معقول، نا کم نا زیاد
ہو نہ نیچا بر نہ چوڑی دار ہو   جس قدر زیبا ہو، خوش مقدار ہو
باندھ نیچے چین کے شروار بند   ریشمیں خوش طرح کو کرلے پسند[1]

....

[1] اس شعر کا متن نسخۂ کلکتہ میں مغشوش ہے۔ پیش نظر متن بیاض پر مبنی ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

پاؤں میں پاپوش باناتی پہن ہو زری کا کام اس پر یا چکن
یا مُغَرّق جھلملاتی ہو تمام یا کوئی سادی طرح کا ہووے کام
باندھ پٹکا سات گز کا دے کے بل صاف ہو بندش، نہ ہو جا چل بچل
چین کو چاروں طرف سیتی جماؤ کھینچ کر کے بیچ پٹکے کے لگاؤ
ایک آنچل چاک کے تیئں دے کے چھوڑ اس سے سج لگتی ہے معشوقوں کی زور

....

داہنے رکھ آنچل اور بائیں کٹار پر سنہری ہووے جمدھر آبدار
نیچے کا ساز جھلکاری کا کر دے نفر کے ہاتھ شمشیر و سپر

....

پھر دوپٹہ ایک تلّے دار لے رنگ اس کا لال بوٹی دار لے[1]
گاہ گاہے ڈال لیجے سر اُپر گاہ گاہے باندھ لیجے در کمر[2]
یا کبھی مکھڑے کے تیئں لیجے چھپا چشم و ابرو اس کے تیئں دیجے دکھا
ڈال لیجے یا کبھی کاندھے اُپر باندھ لیجے یا کبھی مکھڑے اُپر
جب کہ ہو پوشاک سے تج کو فراغ ہو شگفتہ جس طرح کھلتا ہے باغ

....

اور بیڑے کھا کہ ہو جاں دونوں لب غرق سرخی بیچ جوں یا قوت سب
عطر لے کر اپنے کپڑوں کو لگا شان سیتی بیٹھ اور حقہ منگا[3]
ساتھ رکھ ہر وقت اپنے تو رومال[4] پونچھتا رہ دم بہ دم مکھڑا و گال

---

۱ یہ شعر نسخۂ کلکتہ میں موجود نہیں۔ بیاض سے اضافہ کیا گیا ہے۔
۲ یہ شعر بھی بیاض سے اضافہ کیا گیا ہے۔ ۳ کلکتہ: لگاؤ۔ منگاؤ
۴ بیاض: ہاتھ میں اپنے تو رکھ صاحب رومال

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

رہ شگفتہ اور خنداں گل کے جوں زمزمے کرشوق سے بلبل کے جوں
شوخی و تمکین کو باہم مِلا [. . .]
شخص بے تمکین ہوہے بے وقار شوخ کو عاشق نپٹ کرتا ہے پیار
پس عیاں آرام اور تمکین ہو لیک پنہاں شوخی و تلوین ہو
چشم و دل میں اچپلاہٹ ہو مدام بات اور حرکت میں ہو تمکیں تمام
ہرطرح کی بات جب ملحوظ ہو تج سے مل کر تب کوئی محظوظ ہو
چال چلنے میں لٹک درکار ہے پر لٹکنے کی بھی اک مقدار ہے
خواہ اکڑ، خواہی لٹک، خواہی اٹک وہ طرح کر جس میں ہو دل کی اٹک

....

بیٹھنے میں بھی پھبن کے ساتھ بیٹھ عشوہ و ناز و جتن کے ساتھ بیٹھ[1]
مسکراوے اوّلاً تب بات کر جو سخن کر سو ادا کے ساتھ کر
بھول مت باتوں میں اپنا مکھ [بلاس] ناز و غمزے پیچ بر جا رکھ حواس
بھوں چلی جاوے سخن سازی کے ساتھ گرم رکھ انکھیاں نظر بازی کے ساتھ
ہاتھ کی حرکت بھی اک انداز پر گاہ گاہے بات کے کرنے میں کر
دم بہ دم اور ھی طرح اپنی بنا گاہ ناز و گاہ عشوہ، گہہ ادا
کھیں تغافل کر کبھی ہو مہرباں گاہ کر لطف نہانی، گہہ عیاں

....

چشم کی ہر کاؤ دل میں یاد رکھ دیکھنے کے بھاؤ دل میں یاد رکھ
کھیں چرا جا چشم کو اغیار سے کھیں انکھوں کے تئیں ملا جا پیار سے
چشم سے کھیں دیکھ، بھکی کر نظر کج نگاہی سے کہیں دل ذبح کر

---

۱ بیاض: بیٹھنے میں بھی لٹک کے ساتھ بیٹھ/عشوۂ و ناز و ادا کے ساتھ بیٹھ

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

جھانولی کی طرح دکھلا جا کبھو
دیکھ کر عاشق کو شرما جا کبھو

کر کبھی ٹک آشنایانہ نگاہ
اس طرح سے دیکھ جو ہو دل میں راہ

مسکرادے کھیں [...] میں بیٹھ کر
پیار سے آجا [جلو] بیٹھ کر

کر نگاہوں کو کبھی ناآشنا
دیکھ کر کھیں بے گنہ، تیوری چڑھا

دیکھنے میں عاشقوں کا کام کر
کھیں اداسے دے[...] کھیں رام کر

کام انکھیوں کے ہزاروں ہیں سجن
کر جو کچھ اس میں سے آویں تجھ سے بن

شوق والے کو سبھوں میں تاڑ لے
ہر نگہ میں جیو اس کا کاڑ لے

چاہنے لاگے تو لے اس کو لگا
دم بہ دم انکھیاں ستی انکھیاں ملا

....

بات کر اوروں سے دیکھ اس کی طرف
مسکرانے میں ادا کر دل کے حرف

دیکھ اس کی طرف اوروں سے زیاد
ہر ادا و ناز کی لے اس سے داد

بات کرنے کا اگر محتاج ہو
[. . .]

تو توجہ کر کے کر اس سے کلام
کیجیے جو مقتضی ہووے مقام

آشنا ہووے جو اپنے شوق سے
کیا مضاقہ اس سے ملیے ذوق سے

گرم ہو تو گرم کیجے دوستی
[...]

ہو موافق جس قدر اخلاص میں
اس قدر رہ[...] اس کے پاس میں

پر خبر رکھنا کوئی خندا نہ ہو
بوالہوس، ناپاک، دل گندا نہ ہو

کوئی پاجی یا کوئی لچّا نہ ہو
بات کہنا اس ستی بیجا نہ ہو

اب زمانے کے رجالے ہیں کچھ اور
سیکھ کر ہندوستاں زادوں کے طور

سج بناتے ہیں سپاہی کی تمام
کرتے ہیں ہندوستاں زادوں کے کام

گھورتے ہیں خوب صورت کے تئیں
دل میں رکھتے ہیں کدورت کے تئیں

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

ظاہری اطوار پر کر کے نظر   معتقد ہوتے ہیں کر کے بے خبر
تو خبرداری سے کر اپنی معاش   مل کسی اشراف سے کر کے تلاش
جو کوئی [کہ] مردہ دل بیدرد ہو   عاشقی کی پینٹھ میں نامرد ہو
اس کی صحبت سے سدا پرہیز کر   اس طرف دیکھے تو نظریں تیز کر
جس کو جانے تو کہ دل میں پیار نھیں   اس کی جانب دیکھنا درکار نھیں
جس کو جانے تو کہ عاشق زور ہے   غرق تیرے عشق میں، شربور ہے

....

رات دن کی بے قراری ہے اُسے   دردِ دل سے آہ وزاری ہے اُسے
دیکھنے سے اس کو ہوتا ہے قرار   ہجر میں رہتا ہے دائم دل فگار
بن ملے رہتا ہے اکثر یاد میں   صبر نھیں رکھتا دلِ ناشاد میں
روبرو کرتا ہے ظاہر شوق پیار   غائبانہ نہ کھینچتا ہے انتظار
اس کے ملنے کو غنیمت جان تو   جان سیتی اس پہ ہو قربان تو
جس میں وہ راضی ہوتس میں گرم رہ   چاہنے میں اس کے تو بے شرم رہ
جس کے ملنے سے اُسے آتی ہو رشک   اس کے جان ودل کے تیئں کھاتی ہو رشک
اس ستی اے جان تو ہرگز نہ مِل   تا کہ آزردہ نہ ہو عاشق کا دل
سیکڑوں دیکھے ہیں تج سے خوبرو   عاشق صادق نہیں ملتا کدھو
ڈھونڈھتا پھرتا ہوں میں سارا جہاں   بوالہوس ہیں بیشتر عاشق کہاں
جس اُپر اللہ کا ہو ہے کرم   اس کو ہی عاشق پہنچتے ہیں بہم

....

حسن ہی پر میرزائی کر تلاش   وہ نہیں معشوق جو ہو بدمعاش

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

میرزائی ہو ہے معشوقی کی جان — خوب صورت کے تئیں لازم ہے شان
قدر اپنی دل میں بوجھا چاہیے — آبرو کی بات برتا چاہیے
کام معشوقی کا ہوجاتا ہے بند — جو نہ ہو معشوق کو مطلق گھمنڈ
میرزا ہوکر نہ کر زیادہ غرور — آدمی کو آدمیت ہے ضرور
خلق و خوبی خرچ کر پرشان سے — سب سے خوش ہو مل پر اپنی مان سے
اس طرح سے مل کہ [بے] عزت نہ ہو — اہل مجلس میں تری ذلت نہ ہو
جو سبک ہو آدمی اور بے وقار — ہوش والے اس کو کب کرتے ہیں پیار
خوبروئی بادشاہی ہے بڑی — سلطنت زیبا نہیں جو ہو گڑی
شاہ ہے معشوق، سب عاشق امیر — ایک بخشی ہے انھوں میں، اک وزیر
ایک کو خدمات ہے دربار کی — ایک کو تدبیر کاروبار کی
ایک کو صحبت ہے روز و شب تمام — ایک کو تنہا یہی مجرا سلام
ایک کو خلوت منیں ہوتا ہے بار — ایک کے تیں کاڈھ دے ہے چوبدار
بادشاہی کا بڑا دربار ہے — کوئی خوش دل ہے کوئی بیزار ہے
پس شہنشاہی کو لازم ہے کہ سب — حکم کے تابع ہوں اور مانیں ادب
دشمنی ہو ان میں گو با یک دگر — کوئی کسی کے تئیں نہ پہنچا دے ضرر
پر انھیں باہم یہ ڈر ہے شاہ کا — خار نھیں کوئی کسی کی راہ کا
خوبرو کا ایسا استعداد ہو — سلطنت کی طرح اس کو یاد ہو

....

جان معشوقوں کو کہتے ہیں اگر — کہہ مہاجن اس کو جو ہووے سگھڑ

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

قدر سگھڑائی کی دل کی جان (کذا)   حسن کے بڑھنے کی سگھڑائی کی جان (کذا)
عشق سے با ہوش کرتے ہیں حذر   دیکھتے ہیں خوبرو کو بھر نظر
پر سگھڑ کو دیکھ کر ہر ہوشیار   چاہنے لگتا ہے ہو بے اختیار
خوب صورت جب کہ ہوتا ہے سگھڑ   دیکھ اسے میں جان سے جاتا ہوں مر
حسن کے جو ساتھ سگھڑائی نہ ہو   تو نہیں ہے پھول میں خوبی کی بو
حسن اور خوبی کو آخر ہے فنا   ایک سی رہتی ہے سگھڑائی سدا
راگ و ناچ و شعر جگ میں [ہیچ سب]   ہے سخن موقوف سگھڑائی پہ سب

....

[تو] تو سگھڑائی پہ اپنا چت لگا   کورہ رہنے سیتی مرنا ہے بھلا
غیر صحبت مل کے تو مت پی شراب   آدمی اس طرح جاتا ہے خراب
سادہ رو جب مست اور سرشار ہو   بے تکلف ہر کسی سے پیار ہو
تب تو نھیں رہتی ہے معشوقی کی شان   اس سے سارا شہر ہووے بدگمان
سب اسے کہتے ہیں خوار و مبتذل   ہو ہے بدنامی میں نام اس کا مثل
پس تو پیارے خوار ہرجائی نہ ہو   ڈر کہ بدنامی و رسوائی نہ ہو
مبتذل ہونے ستی جاتا ہے حسن   کب خرابی بیچ ٹھہراتا ہے حسن
عیش کر پر آدمیت چھوڑ مت   سب ستی مل پر حمیّت چھوڑ مت

....

زر کا لالچ اپنے تو دل میں نہ کر   فسق اور عصیان کی خواری سے ڈر
خوبرو زر کی طمع سے خوار جا   سب کے دل سے آخر اس کا پیار جا
دل میں جس معشوق کے ہو زر کا مَیل   دیکھنے والوں کا وہ ہو ہے دَبَیل

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

خوبرو کو جو کہ اک پیسا بھی دے　　ایک بوسہ کیا جو کچھ چاہے سو لے
کیا کرے جب دل [...] ہو چکا　　کیونکہ اچھا ہو کہ [...] ہو چکا
بے طمع رہنا عجب اک چیز ہے　　وہ سمجھتا ہے جسے تمیز ہے
چاہتا ہوگا جو کوئی ہو ندان　　آپ سے قرباں کرے گا مال و جان
مانگنا کچھ اس ستی درکار نہیں　　آپ سیتی لا نہ دے سو یار نہیں
تو طمع مت کر جو کچھ قسمت میں ہے　　سو ملے گا، بن ملے وہ کیا رہے

....

جب [کہ] تیرے مکھ سے خط آغاز ہو　　حسن [و] خوبی کا نمایاں راز ہو
سب طرف سیتی اٹھے خط کا غبار　　گرد گُل کے ہوئے سبزہ آشکار
مت لگا مقراض [اُسے] یا اُسترا　　ابتدا میں چھیڑنا ہو ہے برا
مدتوں [تک] چھوڑ اپنے حال پر　　سیر کر صنعت خدا کی گال پر
کر دوا نہ سب کو دکھلا کر بہار　　جال مارے شوق سے کر دل شکار (کذا)
رہ ادا و ناز کے کاموں میں گرم　　جب تلک ہوں بال تیرے منہ کے نرم
جب کہ جانے تو کہ اب [کی] خط نے دھوم　　مُونے ٹھوری پر کیا آ کر ہجوم
ہو گئے ہیں بال سارے منہ کے سخت　　بدنما لگتے ہیں، نازیبا، کرخت
تب تراش اس کے تئیں ہر صبح [و] شام　　صاف کر مقراض سے اوّل تمام
اوّلاً کر قصر اور پیچھے منڈاؤ　　کام معشوقی کا ان طرحوں چلاؤ[1]
جب کہ جانے تو کہ اب خوبی گئی　　نازک اندامی و محبوبی گئی
حسن کی جو بے وفائی کی خبر　　کان سے سنتا تھا سو اب کر نظر

---

[1] مصرعِ اوّل کا متن نسخۂ کلکتہ میں مغشوش ہے۔ پیش نظر متن بیاض پر مبنی ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

چاہنے والوں کا اب دل پھر گیا   عشق بازوں کی نظر سے گر گیا
باغ سیتی اڑ گیا رنگِ بہار   پھول کی جا گہ نظر آتے ہیں خار
تب نہ رکھ معشوق پن کا دل میں چاؤ   چھوڑ زینت آپ کے تئیں مت بناؤ
مت توقع رکھ کسی سے پیار کی   بے غرض کر دلبری ہر یار کی
سب ستی مل آشنائی کی طرح   بھول جا سب دلربائی کی طرح
[جھوٹے] دعوے کر کے تو مت ہو سبک   ناز بیجا بدنما ہے اور خُنک
بھول جا [معشوق پن] کی دل سے بات   شوق کر ملنے کا اور خوباں کے ساتھ

....

کہہ چکا میں دلبری کی سب طرح   ناز کی، جلوہ گری کی سب طرح
اس موافق کوششیں اپنی بناؤ   اور بھی خوباں کو یہ باتیں سناؤ
تا کہ اپنے تئیں بناویں اس طرح   عاشقوں کے تئیں رجھاویں اس طرح
اہل دل دیکھ اس کو تب خورسند ہوں   دل انھوں کے ان سے دونے بند ہوں
عاشقوں کے دل کی حاصل ہو مراد   خاطر اہل غم کی [ہو] خورسند و شاد
مج کو ان کی دل خوشی مطلوب ہے   ان کو خوش کرنا بہت ہی خوب ہے
شاید ان میں سے بھی کوئی مبتلا   میرے حق میں بھی کرے کوئی دعا
کیا عجب جو اس دعا کے تئیں شتاب   فضل سے اپنے کرے حق مستجاب

دو جہاں میں ہو نہ محتاجی کدھو
دین و دنیا بیچ رکھ لے آبرو

○○○

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

توضیحات

اِستِعدَاد (۱۷۵): یہ لفظ مؤنث ہے، لیکن آبؔرو نے یہاں اسے مذکر باندھا ہے۔

اَورِھی (۱۱۶): آبؔرو نے اس شعر میں ''اور ہی'' کو اس طرح نظم کیا ہے کہ ہائے ملفوظ ہائے مخلوط میں بدل گئی ہے۔ اس لیے اس کو ہائے مخلوط کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ آبؔرو اور ان کے معاصرین کے یہاں اس کی مثالیں اور بھی موجود ہیں۔ چنانچہ درج ذیل شعر میں انھوں نے ''رہتا ہے'' کو ''رھتا ہے'' نظم کیا ہے:

رھتا ہے ابرواں پر ہاتھ اکثر لااُبالی کا
ہُنر سیکھا ہے اس شمشیرزن نے بیدمالی کا

بَرطَرُف (۳۵): ''طَرَف'' کی طرح ''بَرطَرَف'' میں بھی اصلاً ''ر'' متحرک ہے، لیکن آبؔرو نے یہاں اسے ساکن نظم کیا ہے۔ اس قسم کے تصرفات اس عہد میں عام تھے۔

بَھُوت (۵۳): اس کا صحیح تلفظ ہائے ملفوظ کے ساتھ ''بَہُت'' ہے، لیکن آبؔرو نے دکنی شعرا کی طرح اسے اس طرح نظم کیا ہے کہ ''ہ'' پڑھنے میں نہیں آتی۔ اس لیے اسے ہائے مخلوط کے ساتھ ''بَھُوت'' لکھا گیا ہے۔

پھیر (۸۴): ''پھر'' میں تصرف کر کے ''پھیر'' بنالیا گیا ہے۔

رَشک (۱۵۳): یہ لفظ اصلاً مذکر ہے، لیکن آبؔرو نے یہاں اسے مؤنث نظم کیا ہے۔

شِرُوار (۸۷): یہ لفظ فارسی الاصل ہے اور اس کی صحیح شکل ''شِلْوار'' بکسر اوّل ہے۔ عربوں نے اس کی تعریب کر کے ''سِرْوَال'' بنالیا ہے۔ اس شعر میں آبؔرو نے ''ل'' کو ''ر'' سے بدل دیا ہے۔

کاڑ/کاڈھ (۱۲۷، ۱۷۰): اصل لفظ ''کاڑھنا'' ہے، بہ معنی نکالنا، باہر کرنا۔ اس سے ''کاڑھ''

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

بنا۔ اس مثنوی میں ایک جگہ ''کاڑ'' اور ایک جگہ ''کاڈھ'' لکھا ہوا ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ آبروؔ کا تصرف ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کاتبِ نسخہ کے علاقائی لہجے کی نمائندگی کرتا ہو۔

کِدَھو (۱۵۵، ۲۲۸): یہ لفظاً و معنیً ''کبھو'' (= کبھی) کا مرادف ہے اور ''کد'' بہ ''کب'' سے ماخوذ ہے۔

کھُیں (۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۰): ''کہیں'' اصلاً بروزن ''فَعَل'' ہے، لیکن آبرو نے بارہا اسے ''فِعْ'' کے وزن پر بھی نظم کیا ہے۔ ایسی صورت میں اسے ہائے مخلوط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

مِسی (۵۳): صاحبِ نوراللغات کی صراحت کے مطابق یہ فارسی لفظ ہے اور فارسیوں نے اسے ''س'' کی تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اردو میں بھی یہ دونوں طرح مستعمل ہے۔ آبروؔ نے پیش نظر شعر کے مصرعِ اوّل میں تخفیف اور مصرعِ ثانی میں تشدید کے ساتھ نظم کیا ہے۔

مضاقہ (۶۵، ۱۳۴): اصل لفظ عربی میں یائے تحتانی مفتوح کے ساتھ ''مُضَایَقَۃ'' ہے۔ لیکن اردو والوں کی زبان پر ہمزۂ مکسور کے ساتھ مستعمل ہے، یعنی ''مُضَائِقَہ''۔ آبروؔ نے حرف چہارم کو حذف کر ''مُضَاقَہ'' بنالیا ہے۔

نھیں (۴۴): اس کا صحیح تلفظ بروزن ''فَعَل'' ہے، لیکن آبرو نے اسے بارہا ''فِعْ'' کے وزن پر بھی باندھا ہے۔ ایسے مواقع پر اسے ہائے مخلوط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

نَیَن (۲۵): یہ ''عَیَن'' کے وزن پر ساکن الاوسط ہے، لیکن آبروؔ نے اپنے معاصرین کی طرح اسے کبھی کبھی متحرک الاوسط بھی باندھا ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

فرہنگ

اُبٹنا (۵۰): غازہ۔گلگونہ۔دہلی میں اُبٹنا اور لکھنؤ میں اُبٹن کہتے ہیں۔(نور)

اَ ٹک (۱۱۰): غالباً اس سے ''ادائے دلبرانہ'' مراد ہے۔

اَچپلاہٹ (۱۰۷): شوخی۔چلبلاپن (نور)

اَشراف (۱۴۲): وہ لوگ جن کا حسب ونسب اچھا ہو۔(نور)

اِک پیچا (۲۷، ۳۷، ۴۷): ایک وضع کی ترچھی پگڑی جو بانکے ترچھے لوگ اکثر باندھتے ہیں۔ (نور)

اَہلِ وفاق (۴): باہم موافقت رکھنے والے۔ہم مزاج احباب

باناتی (۸۸): بانات کا بنا ہوا۔ بانات کے رنگ کا۔ بہت سرخ رنگ کا (نور)
بانات: ایک قسم کا اونی کپڑا جو دبیز اور گرم ہوتا ہے۔(نور)

بخشی (۱۶۷): وہ شخص جو شاہی زمانے میں فوج میں تنخواہیں تقسیم کرتا اور حساب کتاب رکھتا تھا۔

بَر (۱۳) (فارسی): جسم۔تن۔سینہ۔پہلو (نور)

بَر (۸۶) (ہندی): کپڑے کا عرض۔چوڑائی (نور)

بَلدار (۷۴): پیچیدہ۔مروڑا ہوا (نور)

بَھاؤ (۱۱۸): نازوانداز۔اشارے۔چوچلا۔نخرہ (نور)

پٹّھے (۴۱): پٹّھا کی جمع (دہلی) سر کے بال جو اِدھر اُدھر چھوٹے رہتے ہیں۔ کاکل۔لکھنؤ میں پٹّا کہتے ہیں۔(نور)

پِنڈا (۵۳): جسم۔بدن (نور)

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

پھینٹا(۶۶): دستار۔ پگڑی (نور) چھوٹا صافہ (رشید حسن خاں، کلاسکی ادب کی فرہنگ)

پینٹھ(۱۴۳): گاؤں کا بازار۔ آٹھویں دن کا بازار جو قصبات میں لگا کرتا ہے۔ (نور)

تاؤ بھاؤ(۴۰): اس ترکیب میں تاؤ بھاؤ دونوں مرادف ہیں۔ مراد ناز وانداز۔ اشارے چوچلے

ترکیب دار(۱۰، ۷۸): متناسب۔ عمدہ بناوٹ کا

تلوین(۱۰۶): لطف اور لذت اندوزی کے لیے مختلف قسم کے کھانے پیش کرنا۔ کلام میں ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کو اختیار کرنا۔ (مصباح اللغات) طرح بہ طرح کرنا (لغات کشوری)

تلّے دار(۹۵): گوٹے دار۔ تِلّا: تارِ زرّیں۔ گوٹا۔ کناری وغیرہ (نور)

تمکین(۱۰۴،۱۰۵،۱۰۶): مرتبہ۔ عزّت۔ وقار

جَمدھر(۹۳): ایک قسم کا خنجر۔ کٹار، چھری (نور)

جَھانولی(۱۲۱): آنکھ اشارہ۔ معشوق کی ناز بھری گردشِ چشم (نور)

جھائیں(۵۲): چہرے کے سیاہ دھبے جو خون کے فاسد ہونے سے پڑ جاتے ہیں۔ (نور)

جُھول(۱۳): بدنما، ڈھیلی ڈھالی پوشاک (نور)

چاؤ(۲۱۵): ذوق۔ شوق۔ آرزو۔ تمنا (نور)

چُولی(۷۶): اوپر کے دھڑ کا کپڑا (نور)

چھَب تختی(۶۴، ۸۰): سینے اور جسم کی خوب صورتی (نور)

چھلنا(۵۸): فریب دینا۔ جُل دینا (نور) یہاں دل لبھانا مراد ہے۔

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

چھیپ (۵۲): داغ۔ دھبا (نور)

چیرا (۴۸): ایک قسم کی منقش پگڑی (نور)

چین (۹۱): شکن۔ سلوٹ (نور)

خندا (۱۳۶): آوارہ۔ لُچّا۔ بدمعاش

خُنُک (۲۱۸): سرد۔ ٹھنڈا۔ یہاں بے لطف بے لذّت مراد ہے۔

دَبَیل (۱۹۴): زیردست۔ مغلوب (نور)

دَرک کرنا (۳۶): سمجھنا۔ واقفیت حاصل کرنا

دِیہہ (۱۱): جسم۔ تن۔ بدن

دِیہی (۷۷): جسم۔ تن۔ بدن

رِجالے (۱۳۸): رجالا کی جمع۔ رذالا کی بگڑی ہوئی شکل۔ کمینے۔ بداطوار (نور)

رِیخیں (۵۴): مِسّی، منجن اور پان کے رنگ کی سیاہ دھاریاں جو دانتوں کی جڑوں میں یا دانتوں کے بیچ میں پڑ جاتی ہیں۔ (نور)

سُمرن (۶۱): تسبیح (نور)

سَنجاف (۷۶): حاشیہ۔ گوٹ جو کپڑوں کی زیبائش کے لیے لگاتے ہیں۔ (نور)

شِصت (۵۹): اس کا صحیح اِملا ''ص'' کے بجائے ''س'' سے ''شِسُت'' ہے۔ فارسی میں یہ بہ فتحِ اوّل ہے۔ اردو میں بالکسر بول چال میں ہے۔ وہ پرزہ جسے درزی اور تیرانداز انگلی میں پہن لیتے ہیں۔ (نور)

طَرُح (۲۹، ۳۰، ۳۳، ۱۱۶، ۱۲۱، ۲۱۰، ۲۲۰): وضع۔ انداز۔ طرز (نور)

قادری (۸۲): ایک قسم کا سینہ بند (نور)

قصر (۲۱۰): بالوں کو کترنا۔ چھوٹا کرنا

کاؤ (۱۱۸): خلش (نور)

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in

کٹار (۹۳): خنجر جو چوڑا ہوتا ہے اور جس کو کمر میں باندھتے ہیں۔ (نور)

کنٹھا (۶۲): ہار۔ تسبیح (نور)

لٹک (۱۰۹،۱۱۰): ناز و انداز۔ اشارے۔ چوچلا۔ نخرہ (نور)

لگانا (۱۲۸): سدھانا۔ ہلانا۔ دوستی پیدا کرنا (نور)

ماندوبود (۲۹): رہن سہن

مُغَرَّق (۸۹): جگمگاتا ہوا۔ چمکتا ہوا۔ سونے یا چاندی میں لپٹا ہوا۔ (نور)

مِقراض (۲۰۳): قینچی

مُنتہی ہونا (۲۴): ختم ہونا۔ پورا ہونا

موقوف کرنا (۳۷): روک دینا

مہاجن (۱۷۶): بڑا آدمی (نور)

میرزائی (۱۵۸،۱۵۹): شہزادگی۔ تکبر۔ نازک مزاجی (نور)

نپٹ (۱۰،۷۴): سراسر۔ تمام۔ پوری طرح (نور)

ندان (۱۹۸): آخر کار۔ بعد میں۔ پیچھے (نور)

نَفَر (۹۴): ادنیٰ ملازم۔ نوکر چاکر (نور)

نیمچہ (۹۴): چھوٹی تلوار

ہندوستاں زادے (۶۷، ۱۳۸، ۱۳۹): شمس الرحمٰن فاروقی کی رائے کے مطابق اس سے غالباً وہ امیر زادے مراد ہیں جو مغل نہ ہوں۔

○○○

www.urduchannel.in
www.urduchannel.in